

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 مارچ، 1995

میسرس گروارے نائلونز لمیٹڈ۔

بنام

پمپری چنچو اڑ مہانگر پالیکا و دیگر اراں

[آرایم سہائے اور ایس بی مجومدار، جسٹس صاحبان]

مہاراشٹر میونسپلٹیز (اوکٹرائی)۔ قواعد، 1968:

قاعدہ 17- دائرہ کار و تشریح- چنگی- درآمد شدہ اشیا- کسٹم ڈیوٹی ادا کی گئی- سامان کی قیمت کرتے وقت شامل ہونے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا- قاعدے میں الزامات کا ذکر مثالی ہے نہ کہ مکمل۔

اپیل کنندہ نائلان اور پالسٹرسوت سے درآمد شدہ سامان بنانے والی کمپنی ہے جو چنگی کے لیے ذمہ دار تھی۔ مدعا عالیہ- کارپوریشن نے مہاراشٹر میونسپلٹیز (اوکٹرائی) قواعد 1968 کے قاعدہ 17(a) کے تحت چنگی چارج کرنے کے لیے سامان کی قدر کرتے ہوئے درآمد شدہ سامان پر کمپنی کی طرف سے ادا کی جانے والی کسٹم ڈیوٹی کو شامل کیا۔ اپیل کنندہ کمپنی نے ایک اپیل کو ترجیح دی جسے خارج کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اگرچہ قاعدہ 17(a) میں کسٹم ڈیوٹی کا ذکر نہیں کیا گیا تھا لیکن پھر بھی اسے قاعدہ 17 کے تحت قیمت کا تعین کرتے وقت شامل کیا جانا واجب ہے۔ اس عدالت میں اپیل میں اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ چونکہ 'کسٹم ڈیوٹی' کے

الفاظ کو قاعدہ 17 میں جگہ نہیں ملتی ہے، اس لیے انہیں قاعدے کے تحت قیمت کے تعین کے لیے شامل نہیں کیا جاسکتا۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: مہاراشٹر میونسپلٹی (اوکڑائی) قواعد، 1968 کا قاعدہ 17 کارپوریشن یا میونسپل بورڈ کے اندر استعمال، کھپت یا فروخت کے لیے لائے گئے سامان کی قیمت کا تعین کرتا ہے۔ اصول میں مختلف الفاظ کا استعمال اس کے دائرہ کار کو وسیع کرتا ہے۔ اس میں لاگت کی قیمت، چارجز جیسے مال برداری، کیریئر، کسٹم ڈیوٹی اور پھر دیگر تمام اتفاقی چارجز، واجبات وغیرہ شامل ہیں۔ مختلف الزامات اور فرائض کا ذکر مکمل سے زیادہ مثالی ہے۔ یہ صرف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ صرف وہ اخراجات نہیں ہیں جو عام طور پر تجارتی سرگرمی کے معمول کے دوران ہوتے ہیں، بلکہ کوئی بھی اتفاقی خرچ بھی سامان کی قیمت پر مشتمل ہوگا۔ اصول کو وسیع معنوں میں سمجھنا ہوگا۔ کوئی بھی چیز کسٹم ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر باہر سے درآمد نہیں کی جاسکتی جب تک کہ مستثنیٰ نہ ہو۔ اشیاء کی قیمت کا تعین کرتے وقت اسے خارج کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ بہر حال، اگر ڈیوٹی کو درآمدات کے ضمن میں معاون چارجز سمجھا جاسکتا ہے، تو اس سے کسٹم ڈیوٹی کو خارج کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

میسرس شراف اینڈ کمپنی بنام میونسپل کارپوریشن آف گریٹر بمبئی، [1989] ضمیمہ 1 ایس سی سی 347، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

میسرس گڈ ایئر انڈیا لمیٹڈ بنام ریاست ہریانہ و دیگر، جے ٹی (1989) 4 ایس سی 229 اور میسرز میک ڈویل اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمرشل ٹیکس آفیسر، [1977] 1 ایس سی سی 44 کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1662، سال 1988۔

ڈبلیو پی نمبر 420، سال 1987 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 1.3.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ان کے ساتھ ایم ایل ورما، پلو سودیا، مس پنیتا سنگھ، مس سونو بھٹناگر اور سنجے کشن کول تھے۔

جواب دہندگان کے لیے وی ای جوشی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اس اپیل میں غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کی طرف سے ادا کردہ کسٹم ڈیوٹی کو مہاراشٹر میونسپلٹیز (اوکٹرائی) قوانین، 1968 کے قاعدہ 17(a) کے تحت چنگی چارج کرنے کے مقاصد کے لیے مالیت کا فقرہ کرنے کے لیے شامل کیا جاسکتا ہے جو مہاراشٹر میونسپلٹیز ایکٹ، 1965 کی دفعہ 105 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 321 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت بنایا گیا ہے۔

اپیل کنندہ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے۔ اس نے ناکلان اور پالسٹر دھاگہ تیار کیا۔ ستمبر 1983 اور اگست 1984 کے درمیان اس نے چنگی کے لیے ذمہ دار سامان درآمد کیا۔ کارپوریشن کے حکام نے دعویٰ کیا کہ اپیل کنندہ سامان کی قیمت میں اس کی طرف سے ادا کردہ کسٹم ڈیوٹی کو شامل کرنے کا ذمہ دار ہے کیونکہ یہ قاعدہ 17(a) کے مقصد کے لیے مذکورہ سامان کی قیمت کا ایک جزو تھا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے سول جج کے سامنے دائر اپیل ناکام ہو گئی۔ اس حکم کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن کے ذریعے چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے اس دعوے کو خارج کر دیا۔ قاعدہ 17(a) ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:

"قاعدہ 17- قیمت کا تعین کرنے کے لیے توضیحات جہاں چنگی قابل وصول اشتہاراتی قدر ہے:

(a) اگر اصل رسید درآمد کنندہ کے ذریعہ پیش کی جاتی ہے اور چنگی افسر کے ذریعہ قبول کی جاتی ہے تو سامان کی قیمت کا مطلب سامان کی لاگت کی قیمت سے بنی قیمت ہے جیسا کہ اس رسید کے علاوہ فریٹ چارجز، کیریئر چارجز، شپنگ واجبات، انشورنس، ایکسائز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس، وینڈ فیس اور دیگر تمام اتفاقی چارجز جو درآمد کنندہ کے ذریعہ چنگی حدود میں سامان کی آمد تک خرچ کیے جاتے ہیں۔

چونکہ اصول میں 'کسٹم ڈیوٹی' کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے، اس لیے اس نے عدالت عالیہ اور اس عدالت میں اس دلیل کو جنم دیا کہ کیا اسے قاعدہ 17 کے تحت قیمت کا تعین کرتے وقت شامل کیا جاسکتا ہے۔ عدالت عالیہ نے بنیادی طور پر میسرز شراف اینڈ کمپنی بنام میونسپل کارپوریشن آف گریٹر بمبئی، [1989] ضمیمہ 1 ایس سی سی 347 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ کسٹم ڈیوٹی کا اصول میں ذکر نہیں کیا گیا تھا لیکن پھر بھی اسے اصول 17 کے تحت قیمت کا تعین کرتے وقت شامل کیا جانا واجب تھا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ چونکہ 'کسٹم ڈیوٹی' کے الفاظ کو قاعدہ 17 میں جگہ نہیں ملتی ہے، اس لیے انہیں قواعد کے تحت تشخیص کے تعین کے لیے شامل نہیں کیا جاسکتا۔ میسرز گڈ ایئر انڈیا لمیٹڈ بنام ریاست ہریانہ اور ایک اور، جے ٹی [1989] 4 ایس سی 229 اور میسرز میک ڈویل اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمرشل ٹیکس آفیسر، [1977] 1 ایس سی سی 441 پر بھی انحصار رکھا گیا تھا اور اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ اگر ٹیکس لگانے کے قانون میں شق دو تعمیرات کے لیے حساس تھی، تو ٹیکس مشخص الیہ کے حق میں ایک کو قبول کیا جانا چاہیے۔

شروف کے معاملے (اوپر) میں، اس عدالت کی طرف سے یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ایکسائز ڈیوٹی کی تلافی کے مقصد سے عائد کی جانے والی ڈیوٹی کا مقابلہ کرنا، یہ لفظ 'ڈیوٹی' میں شامل تھا۔ عدالت نے مزید کہا کہ قاعدے میں استعمال ہونے والے لفظ 'اتفاقی' نے اس کے دائرہ کار کو بڑھایا اور اسے اس طرح کے ڈیوٹی تک بڑھا دیا جو درآمد کا واقعہ تھا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ 'اتفاقی چارجز' کے الفاظ کے بہت وسیع معنی ہیں، خاص طور پر اس تناظر

میں جہاں محصولات اور ٹیکسوں کا حوالہ دیا جاتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ان تمام اشیاء کو شامل کرنا ہے جنہیں درآمد کنندہ اپنی لاگت کے حصے کے طور پر مد نظر رکھے گا۔

قاعدہ 17 کارپوریشن یا میونسپل بورڈ کے اندر کھپت، استعمال یا فروخت کے لیے لائے گئے سامان کی قیمت کا تعین کرتا ہے۔ اصول میں مختلف الفاظ کا استعمال اس کے دائرہ کار کو وسیع کرتا ہے۔ اس میں لاگت کی قیمت، چارجز جیسے مال برداری، کیریئر، کسٹم ڈیوٹی اور پھر دیگر تمام اتفاقی چارجز، واجبات وغیرہ شامل ہیں۔ مختلف الزامات اور فرائض کا ذکر مکمل سے زیادہ مثالی ہے۔ یہ صرف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ صرف وہ اخراجات نہیں ہیں جو عام طور پر تجارتی سرگرمی کے معمول کے دوران ہوتے ہیں، بلکہ کوئی بھی اتفاقی خرچ سامان کی قیمت پر مشتمل ہوگا۔ اصول کو وسیع معنوں میں سمجھنا ہوگا۔ کوئی بھی چیز کسٹم ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر باہر سے درآمد نہیں کی جاسکتی جب تک کہ امتیاز نہ ہو۔ اشیاء کی قیمت کا تعین کرتے وقت اسے خارج کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ بہر حال، اگر ڈیوٹی کو درآمدات کے ضمن میں معاون چارجز سمجھا جاسکتا ہے، تو اس سے کسٹم ڈیوٹی کو خارج کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔